آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ

اور

دورِ حاضرہ کے حکمران

موسیو روسو فرانس کا ایک مشہور فلسفی گزرا ہے۔ اور فرانس کے مشہور انقلاب میں اس کی تحریرات کو بہت بڑا دخل ہے۔ اس کا ایک مشہور مقولہ ہے کہ "انسانی اخلاق کو ماپنے کا اصل پیمانہ جنگ ہے۔ اور اسی کی پیمائش درست ہوتی ہے" اس مقولہ کی صحت میں کسی صائب الرائے مفکر کو شک نہیں ہو سکتا امن کے ایام میں اپنے دوستوں رشتہ داروں بلکہ غیروں کے ساتھ محبت و شفقت کا سلوک کوئی خوبی کی بات نہیں۔ یہ چیز تو جنگل کے وحشی درندوں میں بھی ہمیں نظر آتی ہے۔ اور اس کی موجودگی انسانیت کے لئے باعث فخر اور مایۂ ناز نہیں ہو سکتی۔ انسانی فطرت کے جوہر اور اس کے حقیقی خدوخال کے مظاہرہ کا وقت وہی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے جانی دشمن کے ساتھ برسرِ جنگ ہو۔ یا اس کو مغلوب کر چکا ہو۔

بے شک یہ صحیح ہے۔ کہ اس زمانہ کو تہذیب و تمدن اور اخلاق کے معراج کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ اور یورپ کی اقوام کو دنیا کی مہذب ترین اور متمدن ترین اقوام تسلیم کیا جا چکا ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر وہ دنیا کو تہذیب سکھانے کی مدعی ہیں۔ اور مشرقی ممالک کو اپنے قبضہ یا اقتدار کے ماتحت لانے کے لئے سب سے بڑی دلیل ان کے پاس یہی ہے کہ وہ ان ممالک سے جہالت اور وحشت کو دور کر کے علم و تہذیب قائم کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن امتحان و آزمائش کے وقت ان کے اخلاق کا جو مظاہرہ ہوتا ہے وہ ثابت کر دیتا ہے۔ کہ دنیا میں ان سے زیادہ وحشی شاید ہی کوئی پیدا ہوا ہو۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے انسانی اخلاق کو ماپنے کا اصل پیمانہ جنگ ہے اور جب یورپین اقوام کے اخلاق کو اس پیمانہ پر ماپا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ تہذیب و تمدن کے نام سے بھی اب تک ناآشنا ہیں۔ اور آج سے چودہ سو سال پیشتر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تہذیب واخلاق کی جو شاندار عمارت کھڑی کر گئے ہیں۔ اس کے ابتدائی زینہ تک بھی یہ لوگ نہیں پہونچ سکے۔

موجودہ جنگ میں ہٹلر اور اس کے ساتھیوں نے ناکردہ گناہ اور پُرامن کمزور ممالک پر جو ظلم و ستم ڈھائے ہیں۔ وہ اخبار بین احباب سے مخفی نہیں۔ ہالینڈ۔ فلینڈرز۔ اور پھر فرانس کی جنگوں میں جس طرح شہریوں کو ہلاک کیا گیا۔ اور شہروں میں جس طرح اندھا دھند۔ اور بے تحاشا حملے کئے گئے۔ ان کی تفاصیل قلب انسانی پر لرزہ طاری کر دیتی ہیں۔ شہروں کے شہر تباہ کر دیئے گئے۔ لوگوں کی جائدادیں برباد کر دی گئیں۔ زرخیز زمینیں اور شاداب باغات اجاڑ دیئے گئے۔ دیہات ویران ہو گئے۔ سامانِ معیشت ختم کر دیئے گئے۔ اور راتوں کو جب لوگ آرام سے اپنے گھروں میں سو رہے ہوتے۔ ان پر بمباری کی جاتی۔ چنانچہ پیرس کے خالی ہونے سے چند روز قبل یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ پیرس کے رہنے والے ایک صبح جب نیند سے بیدار ہوئے۔ تو انہوں نے اپنے گردوپیش تمام شہر میں دھوآں ہی دھوآں پایا۔ جو جرمن طیاروں کی رات کی بمباری سے بعض مقامات پر آگ لگنے سے پیدا ہو گیا تھا۔

غرضیکہ ظلم و ستم کے پہاڑ ہیں۔ جو غریب لوگوں پر توڑے گئے۔ اور وہ اس قدر مشہور ہو چکے ہیں۔ کہ ان کی تفاصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔

یہ تو ہیں ان لوگوں کے اخلاق جو اس وقت دنیا میں تہذیب کے علم بردار بلکہ اس کے اجارہ دار بنے پھرتے ہیں اور جنہیں اپنے اخلاق پر اس قدر ناز ہے کہ ساری دنیا کو اپنے ضابطۂ اخلاق کے ماتحت دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل ان لوگوں کے اخلاق دیکھئے۔ جنہیں یورپ کے یہ زخود غلط مہذب آجتک وحشی کہتے ہیں۔ اور اس شخص کے اخلاق کی بلندی کا اندازہ کیجئے جس پر اپنے مخالفین کے ساتھ تشدد اور سختی کے اعتراضات یورپین مصنف نہایت بے باکی سے کرتے رہتے ہیں۔

بے شک ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بے دشمنوں کے حالات اور ان کی مسلسل ایذا رسانیوں سے مجبور ہو کر جنگیں کیں۔ مگر ان جنگوں کے دوران میں جس شرافت۔ بلندئ اخلاق اور وسعتِ قلب کا ثبوت دیا اس کے واقعات سے تاریخ بھری پڑی ہے۔

اگر ان واقعات اور اس زمانہ کے "مہذب" حکمرانوں کی جنگوں کا موازنہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میدان جنگ میں بھی مجسمۂ رحمت اور فرشتۂ محبت و شفقت تھے چنانچہ اس ضمن میں مختصراً چند واقعات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب خیبر پر چڑھائی کی۔ تو ابھی رات کا کچھ حصہ باقی تھا۔ کہ اس کے قریب پہونچ گئے۔ مجاہدین نے اسی وقت حملہ کرنا چاہا۔ مگر آپ نے اس کی اجازت نہ دی۔ اور فرمایا کہ صبح کا انتظار کیا جائے چنانچہ اسلامی ضابطہ جنگ میں سوئے ہوئے لوگوں پر حملہ کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ مسلمان جب کسی قوم پر حملہ کرتے تو پہلے دشمن کو آگاہ کر دیتے ہیں۔ اسی جنگ کے دوران میں بعض مسلمانوں نے اہل خیبر کے مال و اسباب پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ تو کفار کے ایک سردار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شکائت کی۔ آپ نے سب مسلمانوں کو جمع کیا۔ اور سختی سے ایسی حرکات سے روکا۔ ایک اور روائت میں ہے۔ کہ ایک جنگ کے موقعہ پر اسلامی مجاہدین نے بھوک سے سخت لاچار ہو کر بکریوں کے ایک گلہ میں سے چند بکریاں پکڑ لیں۔ اور ذبح کر کے گوشت پکانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس کا علم ہوا۔ تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ اور تمام ہنڈیاں الٹا دینے کا ارشاد فرمایا۔ اور گوشت کے ٹکڑوں کو پاؤں تلے مسلتے ہوئے فرمایا لوٹ کا مال مردار سے بہتر نہیں۔ اسی طرح آپ نے بوڑھوں بچوں عورتوں اور اپاہجوں پر حملے کرنے کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔ درختوں کو کاٹنے باغات کو اجاڑنے اور فصلوں کو خراب کرنے سے سختی سے روکا ہے۔ اور یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ آج مہذب اقوام کی جنگ میں ان کا کوئی خیال تک بھی نہیں کیا جاتا۔ اتنی شدید معرکہ آرائیوں کے بعد جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو ان دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا۔ جو آپ کے خون کے پیاسے تھے اور جن سے جان بچانے کے لئے آپ کو رات کے وقت بھاگنا پڑا تھا۔ اور تین روز تک ایک تنگ و تاریک غار میں پناہ لینا پڑی تھی۔ تو آپ نے ان کو معاف فرما دیا۔ اب فرانس نے مجبور ہو کر جرمنی سے صلح کی درخواست کی ہے۔ اور اس سے دریافت کیا ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھے گا۔ اور ایک دو روز میں جرمنی کی طرف سے جب اس کا جواب دیا جائے گا۔ تو دنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دور حاضرہ کے مہذب و متمدن حکمرانوں کے اخلاق میں ایک اور عظیم الشان فرق معلوم کر سکے گی ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ احسان ۱۳۱۹ھش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج بھی علیل رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ؛

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو خدا کے فضل سے کل اور آج بخار سے آرام رہا۔ الحمد للہ

مولوی عبد السلام صاحب عمر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل ہائی کورٹ حیدر آباد دکن ہائیکورٹ کی تعطیلات قادیان میں گزارنے کے بعد واپس حیدر آباد دکن تشریف لے گئے ہیں ؛

اخبار احمدیہ

دو احمدی خواتین کی کامیابی } امۃ الرحیم صاحبہ زہرہ بنت جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب مرحوم نے امسال بی۔ اے کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں لاہور پرائیویٹ کالج فار ویمن سے پاس کیا ہے۔ اسی طرح محترمہ امۃ العزیز عائشہ صاحبہ بی۔ اے قادیان نے ۳۰۳ نمبر ولیکر بی۔ ٹی کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

تقرر } (۱) گیانی واحد حسین صاحب کا تقرر چک نمبر ۵۶۵ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور ڈاک خانہ چک نمبر ۵۶۲ میں ہوا ہے۔ گیانی صاحب گرد و نواح کا دورہ بھی کریں گے۔ احباب ان کے قیام سے فائدہ اٹھائیں۔ اور سکھوں کو اللہ کا پیغام پہونچا کر سکھ مسلم اتحاد کو مضبوط کر کے ملک کی خدمت کریں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ) (۲) سید عبد السلام شاہ دیو صاحب کو جماعت احمدیہ نیچ بہاڑہ کے لئے سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

درخواستہائے دعا } (۱) اہلیہ صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب ڈیرہ دون بیمار ہیں۔ (۲) سید احمد علی صاحب سیالکوٹی کی پھوپھی۔ بہن اور بھانجی گھٹیالیاں میں بیمار ہیں (۳) محمد اسد اللہ صاحب امرتسر بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں۔ (۴) منشی عبد القادر صاحب نابھہ اور ان کا پوتا بیمار ہیں (۵) بابو محمد ابراہیم صاحب کوہ مری بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں (۶) اہلیہ صاحبہ سید ظہور احمد شاہ صاحب ملیکنے تار دیمار ہیں (۷) رضیہ بیگم صاحبہ بنت جناب ملک عزیز احمد صاحب ٹائیفائڈ کے دوسرے حملہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا کریں ؛

اعلان نکاح } ڈاکٹر سید محمد سعید صاحب نقوی کا نکاح محمودہ بیگم بنت چودہری غلام رسول صاحب ساکن عینو والی کے ساتھ بعوض پانچ سو روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۱۵ جون کو پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ مفتی محمد صادق قادیان

ولادت } (۱) بابو فیض الحق خان صاحب آرٹسل کوئٹہ کے ہاں ۷ احسان کو لڑکا تولد ہوا (۲) حکیم فیروز الدین صاحب قادیان کے ہاں ۸ احسان کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے لطیف احمد نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت } (۱) مسمات حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ غلام نبی صاحب نوشہرہ ککے زئیاں ۸ جون کو فوت ہو گئیں (۲) میاں محمد عبد اللہ صاحب ساکن آرہ ضلع گجرات وفات پا گئے ہیں (۳) چودہری عبد المجید صاحب جو دار الصناعت قادیان میں کام سیکھ رہے تھے ۲۸ مئی کو اپنے گاؤں عینو والی ضلع سیالکوٹ میں بعارضہ ٹائیفائڈ وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کریں (۴) مبارک احمد صاحب زیدہ ضلع مردان کا بھائی نعیم احمد فوت ہو گیا دعائے نعم البدل کی جائے ؛

بی۔ ٹی کے امتحان میں کامیاب ہونیوالے احمدی نوجوان

پنجاب یونی ورسٹی سے امسال بی۔ ٹی کے امتحان میں حسب ذیل احمدی نوجوان کامیاب ہوئے ہیں اللہ تعالےٰ یہ کامیابی انہیں مبارک کرے۔

(۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب ناصر بی۔ اے قادیان	۳۴۱/۹۰۰
(۲) مسعود شاہد صاحب ایم۔ اے سیالکوٹ	۳۱۱
(۳) عبد الرحمٰن صاحب ایم۔ اے لاہور	۳۰۶
(۴) محمد عظیم صاحب ایم۔ اے سیالکوٹ	۲۹۲

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین کے نزاع میں آسمانی فیصلہ

جماعت احمدیہ کے غلبہ اور کامیابی کی پیشگوئی

(۱)

جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین میں اختلاف موجود ہے۔ ہماری طرف سے ہمیشہ مخلصانہ کوشش رہی ہے۔ کہ یہ اختلاف احسن طریق پر دُور ہو سکے۔ غیر مبایعین کی طرف سے بھی اپنے خاص رنگ میں جدوجہد جاری ہے۔ تھوڑے عرصہ سے دونوں جماعتوں میں پھر یہ تحریک زور سے پیدا ہو رہی ہے۔ کہ ہمارا یہ اختلاف دور ہو کر باہم میں اتحاد پیدا ہو جائے۔ دونوں طرف کے اخبارات پڑھنے والے احباب جانتے ہیں۔ کہ جہاں جماعت احمدیہ کی طرف سے دلائل اور نرمی کے ساتھ اس قضیہ کو نپٹانے کی سعی کی جا رہی ہے وہاں غیر مبایعین عموماً۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب خصوصاً وُہ روش اختیار فرما رہے ہیں۔ جو دل آزار اور رنجش کو بڑھانے والی ہے۔ چنانچہ ۱۷ مئی کے خطبۂ جمعہ میں جناب مولوی صاحب نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہا ہے:۔

”اسی طرح قادیانیوں کے اعتراضوں کا جواب آپ کے ذمہ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ایک حملہ بھی ہونا چاہیئے۔ یہ بات بھی خوب یاد رکھو۔ کہ ادھورے دل سے حملہ کچھ نہیں۔ حملہ بغیر پوری قوت کے کامیاب اور نتیجہ خیز نہیں ہوتا“

(پیغام صلح ۲۲ مئی ۱۹۴۰ء)

معلوم ہوتا ہے۔ غیر مبایعین جماعت احمدیہ پر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ آور ہونا چاہتے ہیں۔ یہ تو میں نہیں جانتا۔ کہ غیر مبایع اصحاب ”قادیانیوں کے اعتراضوں کا جواب دینے کی کوشش کریں گے۔ یا نہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ ہمارے زبردست مطالبات اور معقول اعتراضات کا جواب تمام غیر مبایعین چھوڑ ان کے امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب کے پاس بھی نہیں۔ خود مولوی صاحب کے ذمہ ہمارے بیسیوں اعتراضات ہیں۔ کاش وُہ دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے خود اس امر کا احساس کرتے۔ بایں ہمہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ غیر مبایعین اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی پوری قوت خرچ کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنی ظاہری تدبیروں کی بنا پر امید کئے بیٹھے ہیں۔ کہ وُہ جماعت احمدیہ پر غالب آ جائیں گے۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی جماعت کو برانگیختہ کرنے کے لئے جماعت قادیان کو ”کفار کے ساتھ مشابہ“ قرار دیتے ہوئے اس خطبہ میں یہاں تک کہدیا ہے کہ

”ان لوگوں نے دو نہایت خطرناک قلعے تعمیر کر لئے ہیں۔ جب تک ان دو قلعوں کو گرایا نہیں جاتا۔ اسلام اور احمدیت کے لئے ایک زبردست خطرہ موجود رہے گا ان میں سے ایک قلعہ کفر کا اور دُوسرا شرک کا ہے“

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین جماعت احمدیہ کو مٹانے کا عزم کر کے اٹھے ہیں۔ انہوں نے قادیان کو۔ ہاں خدا کے رسُول کے تخت گاہ کو کفر اور شرک کا قلعہ قرار دے کر اسے گرانا اپنی زندگی کا مدعا قرار دے دیا ہے۔

یہ ایک چیلنج ہے۔ جو غیر مبایعین کی طرف سے جماعت احمدیہ کو دیا گیا ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ ان کے اس چیلنج کو منظور نہ کرے۔ اور تبلیغی میدان میں احمدیت کی برتری اور عقائد حقہ کے غلبہ کے ثابت کرنے کے لئے سر توڑ کوشش نہ کرے۔ مومن کی شان یہی ہے۔ کہ وُہ ایسے اوقات میں مخالف کے چیلنج کو ضرور قبول کرتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی ساری طاقتوں کو خرچ کر دیتا ہے۔ پس اب جماعت احمدیہ اور غیر مبایعین کے درمیان ایک روحانی مقابلہ ہے۔ غیر مبایعین اگرچہ ہمارے متعلق سخت سے سخت فتوے دے چکے ہیں۔ خود الفاظ مندرجہ بالا سے ان کی دلی حالت کا اظہار ہو رہا ہے۔ لیکن تاہم وُہ چونکہ ابھی تک ہمیں مسلمان قرار دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل الہام کو پیش کرتے رہے ہیں کہ:۔ ”خدا دو مُسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے“ (تذکرہ ص ۶۶۲)

اس لئے میں بھی اسی معیار کے مطابق ان کی توجہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں جس میں اللہ تعالےٰ نے دونوں فریقوں کے موجودہ نزاع کا حتمی فیصلہ فرما دیا ہے۔

(۲)

اوپر والے الہام سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں دو فریق ہونے والے تھے۔ مگر خدا کی معیت اور اس کی تائید و نصرت ان دو میں سے ایک کے ساتھ ہونے والی تھی۔ نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ جو فریق اللہ تعالےٰ کی معیت سے محروم رہنے والا ہے۔ وُہ وہی ہے جس نے جماعت کے اندر تفرقہ و شقاق پیدا کیا۔ اصل مرکز کو چھوڑ کر علیحدہ مرکز بنایا۔ جماعت کی اکثریت کے فیصلہ کو رد کر کے جماعت میں پھوٹ ڈالدی۔ الہام کا فقرہ ”پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے“ ہمارے اس استدلال پر بین دلیل ہے۔ غیر مبایعین کہتے ہیں۔ کہ اس روحانی مقابلہ میں خدا ہمارے ساتھ ہوگا نہ اہل قادیان کے ساتھ۔ اور جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد یقین رکھتا ہے۔ کہ اس مقابلہ میں اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت ہمارے ہی شامل حال ہوگی۔ اور وُہ ہمارے ہی ساتھ ہوگا۔ نہ غیر مبایعین کے ساتھ۔ تائید و نصرت الٰہی کے پہچاننے کے لئے مقابلہ کے وقت سے بڑھکر کوئی اور موقعہ نہیں ہوتا۔

اب جبکہ یہ مقابلہ شروع ہو گیا ہے۔ اور دونوں فریق کا دعوے دُنیا کے سامنے ہے۔ آؤ۔ ہم اللہ تعالےٰ کی فیصلہ کُن گواہی اور اس کے قطعی الہام پر نگاہ ڈالیں۔ کہ وُہ کس فریق کو حق پر قرار دیتا ہے۔ اور کسے باطل پر۔ کس کے ساتھ خدا کی معیت کو ثابت کرتا ہے۔ اور کسے اس سے محروم بتاتا ہے۔

غیر مبایعین اور جماعت احمدیہ کے اختلاف کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے مسئلہ پر ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ آپ اللہ تعالےٰ کے سچے نبی ہیں۔ تو جماعت احمدیہ کا اہل حق ہونا۔ اور غیر مبایعین کا اہل باطل ہونا اظہر من الشمس ہے۔ اور اگر یہ ثابت ہو۔ کہ حضور علیہ السلام فی الواقعہ نبی نہ تھے۔ تو جماعت احمدیہ کے عقائد کا غلط ہونا۔ اور غیر مبایعین کے عقائد کا درست ہونا ثابت ہو جائے گا۔ جس تبلیغی مقابلہ کی طرف سطور بالا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ وُہ بھی اسی محور کے گرد چکر لگاتا ہے۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ خدا ان دونوں فریق میں سے کس کے ساتھ ہونے کا اعلان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی۔ اور فرمایا۔

انا التقی الفئتان فانی مع الرسول اقوم وینصرہ الملائکۃ انی انا الرحمٰن ذوالمجد والعلی وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ اردت ان استخلف فخلقت اٰدم وللہ الامر من قبل ومن بعد یا عبدی لا تخف الم تر انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا الم تعلم ان اللہ علیٰ کل شیء قدیر۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۶۱ بحوالہ اربعین ۲ ص۳۶)

ترجمہ۔ جب دو گروہ آمنے سامنے ہونگے تو میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور ملائکہ اس کی مدد کریں گے۔ میں ہی رحمٰن ہوں۔ بزرگی اور بلندی والا وہ اپنی خواہش کے ماتحت نہیں بولتا۔ بلکہ وحی کا تابع ہے۔ جو نازل کی جاتی ہے میں نے ارادہ کیا۔ کہ میں خلیفہ بناؤں پس میں نے آدم کو پیدا کیا شروع میں بھی اور بعد میں بھی۔ اللہ ہی کی حکومت ہے اے میرے بندے مت ڈر۔ کیا تو نہیں دیکھتا۔ کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے کم کرتے چلے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

ان الہامات میں خبر دی گئی ہے۔ کہ دو جماعتوں کا مقابلہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان دو میں سے ایک کے ساتھ ہو گا۔ وہ اس جماعت کے ساتھ ہو گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول مانتی ہے۔ اور دنیا کے سامنے آپ کو بحیثیت نبی اور رسول کے پیش کرتی ہے۔ پھر یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اس گروہ کی تائید و نصرت فرشتے کریں گے جس کے نتیجہ میں اس جماعت کو بزرگی اور بلندی حاصل ہو گی۔ ان الہامات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام ماموریت اور معصومیت کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس روحانی مقابلہ کے ذکر پر اہلِ حق کے نمائندہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول ماننے والی جماعت کے خلیفہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و احسان میں نظیر کو تسلی دینے کے لئے کہا گیا ہے یا عبدی لا تخف۔ کہ دشمن کی تدابیر اور اس کا پوری قوت کے ساتھ حملہ تجھے غمگین نہ کرے۔ کیونکہ میں تیری تائید و نصرت کروں گا۔ پھر ان الہامات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تائید کے شناخت کرنے کا معیار یہ بتایا گیا ہے۔ کہ سچے فریق کی قبولیت دنیا میں قائم ہو جائے گی۔ اور اس کے پیروؤں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی۔ یہ وہ معیار ہے جس کے ساتھ دونو دعویدار فریقوں میں سے خدا کے نزدیک مقبول فریق کا پتہ لگ سکتا ہے۔

(۳)

میں اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو پیش کرتے ہوئے جناب مولوی محمد علی صاحب سے خصوصاً اور ان کے رفقاء کار سے عموماً درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس پر غور فرمائیں۔ اور جماعت قادیان پر پوری قوت کے ساتھ حملہ کرنے سے پیشتر خدا کی زبردست پیشگوئی کو بنظر غور دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا نے اپنے اس فیصلہ کا واضح الفاظ میں اعلان فرمادیا ہے۔ کہ جن دو مسلمان فریقوں میں سے میں ایک کے ساتھ ہونگا۔ وہ وہی جماعت ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول مانتی ہے۔ اور اس کی تائید و نصرت کا نشان یہ ہو گا۔ کہ ان کی تعداد اور جمعیت دوسرے فریق کے مقابلہ میں زیادہ ہو گی۔ اور زیادہ رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے الہام ویقول العدو لست مرسلاً میں واضح کر دیا۔ کہ آپ کی رسالت کا انکار کرنے والے لوگ آپ کے دشمن ہوں گے۔

اس صریح اعلانِ خداوندی کے باوجود اگر کوئی شخص آسمانی نوشتہ کو مٹانے کے لئے اپنی پوری طاقت کے ساتھ حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ تو اس کی مرضی۔ خدا تعالیٰ نے جس طرح آج سے چالیس برس پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس ہونے والے اختلاف کے انجام سے اطلاع دی۔ اور آپ کی رسالت کے ماننے والوں کے غلبہ کی پیشگوئی فرمائی۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر آج سے پندرہ برس پیشتر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگلستان سے غیر مبائعین کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

"میری غیبت میں لگا لو جو لگانا ہے زور
تیر بھی پھینکو کرو حملے بھی شمشیروں سے
پھر لو جتنی جماعت ہے مری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے
ماننے والے مرے بڑھ کے رہیں گے تم سے
یہ قضا وہ ہے نہ بدلے گی جو تدبیروں سے"

(الفضل ۲۰ ستمبر ۱۹۲۴ء)

بالآخر میں بچھڑے ہوئے بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے فیصلہ کے مطابق اہلِ حق میں شامل ہو جائیں۔ تا خدا کی معیت انہیں حاصل ہو۔ اور اس کی رضا کے وہ پانے والے ہوں۔

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

بشاشتِ ایمان

ایمان کا لفظ ہر شخص استعمال کرتا ہے۔ لیکن اس کی حقیقت کی طرف غور کرنے کا موقعہ بہت کم میسر آتا ہے۔ حالانکہ ایمان کی تکمیل اس کے بغیر نہیں ہوسکتی جب تک انسان اس کی حقیقت تک نہ پہونچے۔ اللہ تعالیٰ کو ماننا بھی اسی صورت میں موثر ہوسکتا ہے۔ جب ہم اپنے دل اور دماغ کو ان تمام خیالات اور اثرات سے صاف رکھیں جو محض تربیت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ یہ کامل یقین رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ محض خوش اعتقادی مفید نہیں ہوسکتی۔ حدیث شریف میں بھی ایمان اور اسلام میں فرق بتایا گیا ہے۔ کہ مسلم سے مراد ظاہری عقائد پر عمل کرنے والا ہے۔ اور مومن سے مراد وہ شخص ہے۔ کہ جس چیز کو وہ تسلیم کرے۔ اسے دل سے تسلیم کرے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے دل میں بشاشت ہو۔

اسی اصل کے ماتحت، قربانی کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔

"اگر کوئی شخص سالہا سال سے قربانیاں کر رہا ہے مگر اس کے اندر بشاشت ایمانی پیدا نہیں ہوتی۔ تو اس کی روح کو اس کی قربانیوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔۔ جب تک بشاشت ایمانی ہمیں حاصل نہیں اور جب تک ہم احکام کی جڑ کو نہیں پکڑتے۔ اس وقت تک نہ نیکیوں میں دوام پیدا ہوسکتا ہے"

حضرت سید قاضی امیر حسین صاحب مرحوم رضؓ کے مختصر حالاتِ زندگی

قاضی صاحب موصوف میرے بڑے بھائی تھے۔ اپنے وطن بھیرہ سے بچپن سے ہی ہندوستان کی طرف علم دین سیکھنے کے واسطے چلے گئے تھے۔ جب واپس تشریف لائے تو محلہ قاضیاں میں اپنی خاندانی مسجد میں حدیث کا درس شروع کر دیا۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہموطن اور رشتہ دار تھے۔ کیونکہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اپنی بھانجی کا نکاح آپ سے کر دیا تھا۔ مجھے یہ تو علم نہیں کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کس سنہ میں کی۔ مگر یہ ضرور یاد ہے کہ ۱۸۹۵ء میں جبکہ آپ امرتسر اسلامیہ سکول کی شاخ دینیات کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اس وقت آپ احمدی تھے۔ مولوی عبد الصمد صاحب امام مسجد شیخ بڈھا امرتسر اور قاری غلام یٰسین صاحب قادیانی آپ کی تبلیغ سے ہی احمدی ہوئے تھے۔ ۱۸۹۵ء میں آپ کی دوسری بیوی کا امرتسر میں انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کی شادی سری گوبندپور کے سادات کے ایک اعلیٰ خاندان میں ہو گئی۔ آپ کی بیوی کا نام سکینہ بی بی تھا۔ جو کہ مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں۔

اس کے بعد بھائی صاحب نے امرتسر کی ملازمت چھوڑ کر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں آٹھ یا دس روپیہ ماہوار پر محض اس لئے کام کرنا شروع کر دیا۔ کہ باقی ایام زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں گزاریں۔ فرمایا کرتے۔ اگر میرے ساتھ بیوی بچے نہ ہوتے۔ تو میں دس روپیہ تنخواہ بھی نہ لیتا۔ بلکہ سکول میں مفت کام کرتا۔

آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خاندان سے عشق تھا۔ حضرت ام المومنین اور صاحبزادگان کی از حد عزت کیا کرتے۔ آپ کا خیال تھا۔ کہ کسی شخص کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا باریک قسم کا شرک ہے۔ مگر جب حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کو تشریف لاتے دیکھتے تو بے اختیار کھڑے ہو جاتے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ نے آپ سے کہا بھی کہ آپ تو اس کو جائز نہ سمجھتے تھے پھر کیوں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو نہایت سادگی سے پنجابی میں جواب دیا کہ "کی کراں رہیا ہی نہیں جاندا" یعنے کیا کروں رہا ہی نہیں جاتا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول سے آپ کی تبدیلی مدرسہ احمدیہ میں ہو گئی تھی۔ جہاں سے کہ آپ پنشن یاب ہوئے۔ علاوہ سکول کے اوقات کے گھر پر بھی طالبعلموں کا آپ کے گرد جمگھٹا رہتا تھا۔ مرض الموت میں بھی آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے صاحبزادہ مولوی عبد المنان صاحب کو پڑھایا کرتے تھے۔

خاندانِ نبوت کے بہت سے افراد مثلاً حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب وغیرہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ علاوہ ازیں قادیان کے اکثر مبلغ بھی آپ کے شاگرد ہیں۔

آپ بہت ہی خاموش طبیعت تھے۔ مگر جب کسی معاملہ میں بولتے۔ تو بہت ہی جوش خروش سے تقریر فرمایا کرتے۔

بھائی صاحب غرباء سے بہت محبت اور حسن سلوک کیا کرتے۔ کبھی کسی کی فیس معاف کرا دیتے۔ اور کسی کا وظیفہ لگوا دیتے۔

حضرت حکیم فضل الدین صاحب مرحوم رضؓ نے ایک حویلی جو کہ بھیرہ میں ہمارے ہی محلہ قاضیاں میں واقعہ تھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ہبہ کر دی۔ دراصل یہ حویلی حکیم صاحب نے سید زمان شاہ صاحب کے والد سے سودی قرضہ میں قرق کرالی تھی۔ جبکہ وہ غیر احمدی تھے۔ انجمن جب اس حویلی کو فروخت کرنے لگی۔ تو زمان شاہ صاحب نے بھی درخواست خریداری دی۔ مگر دیگر گاہکوں کی نسبت وہ کم دام دیتے تھے انجمن جس کے ممبر زیادہ تر لاہوری تھے۔ زیادہ قیمت دینے والوں کے حق میں تھے۔ مگر حضرت خلیفہ اوّل رضؓ سید زمان شاہ صاحب کو دینا چاہتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ حکیم صاحب نے سید صاحب کے والد سے سود در سود میں قرق کرائی ہوئی تھی۔ لہٰذا وہ حق بحقدار رسید والے معاملہ پر عمل کرنا چاہتے تھے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور انجمن کے لاہوری ممبروں کا جھگڑا ہو گیا۔ اور معاملہ نے یہانتک طول پکڑا۔ کہ اس وقت کے ممبروں نے کہا۔ کہ خلیفہ کو کوئی حق نہیں۔ کہ وہ انجمن کے ممبروں کے خلاف چلے۔

اس پر حضرت خلیفہ اوّل رضؓ نے چند خطبات پڑھے۔ جن کا لب لباب یہ تھا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو بھی اس نے خلیفہ بنایا۔ داؤد علیہ السلام کو بھی۔ اور مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور اس نے تمہاری گردنیں پکڑ کر میرے سامنے جھکا دیں۔ کون ہے۔ جو مجھے معزول کر سکے۔ یہ قبا خدا نے مجھے پہنائی ہے۔ کوئی نہیں جو مجھ سے چھین سکے۔ حویلی مذکور چونکہ ہمارے محلہ میں اور ہمارے مکانوں کے قریب تھی۔ اس لئے میرے بڑے بھائی سید احمد شاہ صاحب نے زمان شاہ صاحب پر حق شفع کا دعوےٰ کرنا چاہا۔ اس پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے مجھے لکھا۔ کہ آپ اپنے بھائی احمد شاہ صاحب کو منع کریں۔ کہ وہ دعوےٰ نہ کریں۔ چنانچہ حضور کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

حویلی کے جھگڑے کے ایام میں ہی ایک دن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت بھائی صاحب کو بلا بھیجا۔ جب بھائی صاحب پاس آ کر بیٹھ گئے۔ تو حضور نے چند لفافے انہیں دئیے۔ ایک میں مولوی محمد علی صاحب کو بیعت سے خارج کرنے کا اعلان تھا۔ دوسرے میں خواجہ صاحب کو۔ اور تیسرے میں مرزا یعقوب بیگ صاحب کو۔ جب بھائی صاحب سب خطوط پڑھ چکے۔ تو حضور رضؓ نے بھائی صاحب کے سامنے ہی لفافے بند کر کے ڈاک میں ڈلوا دئیے۔ اس وقت یہ سب لوگ لاہور میں تھے۔ اخراج از بیعت کے خطوط ملتے ہی فوراً قادیان آئے اور دوبارہ بیعت کی۔ اگرچہ مولوی محمد علی صاحب نے دوبارہ بیعت کرنے کو ذلت خیال کیا۔ مگر خواجہ کمال الدین صاحب نے زور دے کر اور سمجھا بجھا کر بیعت کرا ہی دی۔ اور حویلی سید زمان شاہ صاحب کے پاس حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خواہش کے مطابق فروخت کر دی گئی۔ جو اب تک ان کے قبضہ میں ہے۔

حضرت بھائی صاحب کے تعلقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خاندان سے نیز حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے خاندان سے عاشقانہ تھے۔

آپ نے جب قادیان میں دھونی رمائی۔ تو پھر کہیں اور نہیں گئے۔ یہانتک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ آپ مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں آپ پر اور آپ کی اولاد پر ہوں۔

عاجز: سید غلام حسین اسسٹنٹ ایمیل مربنڈری آخیر ریاست بھوپال

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سیدوالہ

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ۶ ماہ احسان کو سیدوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار یکم اپریل کو بھیرہ پہنچا۔ درس تدریس و تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ متعدد لوگوں کو انفرادی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ چند روز کے لئے مضافات بھیرہ میں بمقام ہجکہ قیام رہا۔ اس کے بعد پنڈ دادنخان وملکوال میں تقریریں ہوئی۔ پنڈ دادنخان کے جلسہ میں مرکز سے مولوی سید احمد علی صاحب بھی شریک ہوئے۔ اور ملکوال میں آریوں سے مناظرہ تھا جہاں خدا کے فضل سے اچھی تقریریں ہوئیں۔ موضع میانی اور گھوگھیاٹ میں بھی ایک تقریر کا موقعہ ملا۔ ۲۰ مئی کو سیدوالہ پہنچا۔ یہاں بھی تقریریں کی گئیں سیدوالہ سے منڈی چڑی گیا۔ اس دورہ میں علاوہ تبلیغ وتدریس کے جماعت کی اصلاح وتربیت کی گئی۔

پشاور ومردان

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ راولپنڈی یکم ماہ احسان کو لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں پشاور ومردان کا تبلیغی دورہ کیا۔ متعدد لیکچر دیئے۔ غیر احمدیوں اور غیر مبایعین سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مردان میں مولوی ابو العطاء صاحب نے دو اور خاکسار نے ایک تقریر کی مولوی ابو العطاء صاحب کا غیر مبایعین کے ایک نمائندہ سے تین گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوا۔

سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں نو مقامات کا دورہ کیا گیا۔ تین پبلک تقریریں کیں۔ دو پرائیویٹ مناظرے کئے۔ ایک عیسائیوں سے دوسرا اہل سنت والجماعت سے ہر دو مناظروں میں تبلیغ کا بہت اچھا موقعہ ملا۔ انفرادی طور پر تقریباً سو افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ جن میں غیر احمدی۔ ہندو اور عیسائی شامل ہیں۔ سندھی اردو اور انگریزی ٹریکٹ تعلیم یافتہ اشخاص میں تقسیم کئے گئے۔ اور بعض لوگوں کو سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے مہیا کیا گیا۔

خطبات جمعہ میں احباب کو نظام جماعت کے استحکام اور تبلیغ کے لئے بیش از بیش کوشش کرنے کی تحریک کی گئی۔ نیز اصلاح نفوس کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جماعت ہائے راوتیانی۔ نواب شاہ اور پنجورو کا معائنہ کیا گیا۔ اور سکرٹریوں کو اپنے فرائض کے مطابق عمل کرنے کی تحریک کی گئی۔

آگرہ

مولوی عبد المالک صاحب مبلغ یو۔پی پندرہ مئی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ غیر مبایعین میں تبلیغ کا کام جاری ہے۔ اور سات کس غیر احمدی ان دنوں زیر تبلیغ ہیں۔ ایک عیسائی ڈاکٹر اور ایک ہندو دوست جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان سے تبادلہ خیالات ہوا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ لیکچر دیئے گئے۔ کانپور کا دورہ کرکے دو تقریریں کیں۔ اس کے علاوہ لٹریچر کے ذریعہ بھی فریضہ تبلیغ ادا کیا گیا۔ نیز مرکز سے آمدہ تحریکات دوستوں تک پہنچائی گئیں۔

خانیوال ضلع ملتان

۲۴ مئی کو مولوی محمد یار صاحب عارف خانیوال آئے اور خطبہ جمعہ پڑھا جس میں بتایا کہ جہاں غیروں کو تبلیغ کرنا ضروری ہے وہاں اپنے نفس کی اصلاح کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ رات کو اہلحدیث کا جلسہ تھا ختم نبوت پر لال حسین صاحب نے تقریر کی۔ لیکن باوجود وقت طلب کرنے کے احمدیوں کو وقت نہ دیا گیا۔ دوسرے دن اپنا جلسہ کیا گیا۔ پھر اہلحدیث کے جلسہ میں گئے مولوی لال حسین صاحب نے احمدیت کی تردید میں تقریر کی تھی سوال وجواب کے لئے ایک گھنٹہ وقت دیا گیا۔ جس میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کے اعتراضات کے ایسے مسکت جواب دیے گئے۔ کہ بعض غیر احمدیوں نے بھی ہماری کامیابی کا اعتراف کیا۔ ۲۶ مئی کو ہمارا جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد یار صاحب عارف نے بعض اعتراضوں
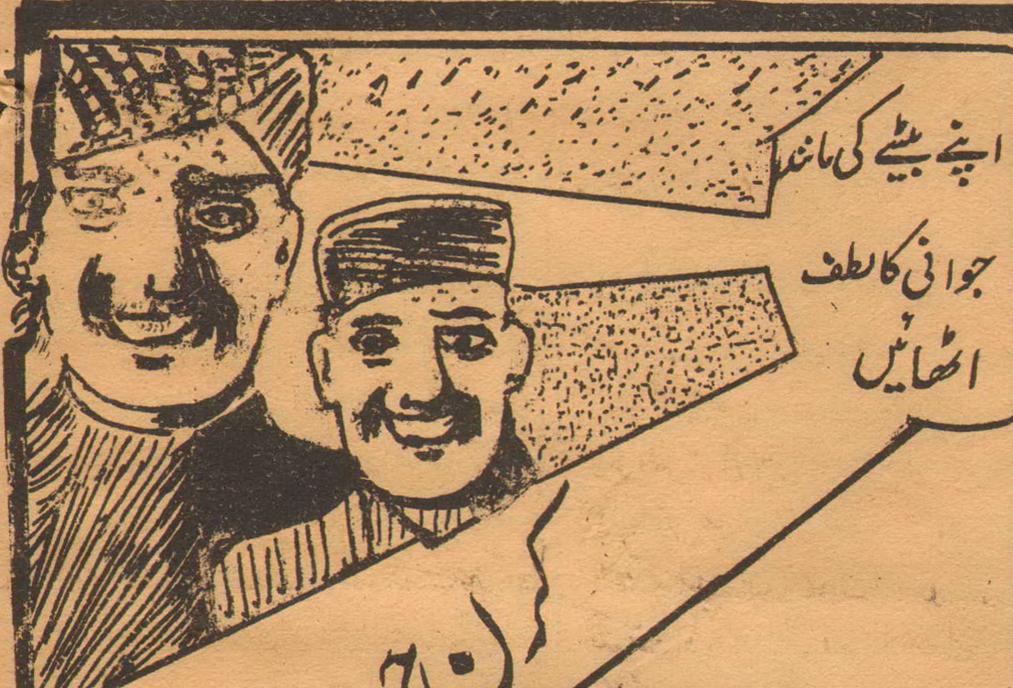
کے جواب اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پونے دو گھنٹہ تقریر کی۔ ۲۷ مئی کی رات کو بھی مولوی عارف صاحب نے قریباً دو گھنٹہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ جس میں تقریباً دو تین صد غیر احمدی شریک ہوئے

جماعت احمدیہ وزیر آباد کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ وزیر آباد کا جلسہ بتاریخ ۲۲-۲۳ جون بروز ہفتہ واتوار ہوگا۔ ہفتہ کے دن ۷ بجے صبح سے شروع ہوکر اتوار کو ۱۱ بجے شام تک ۲ دن جلسہ رہے گا۔ مولوی ابو العطاء صاحب۔ ماسٹر محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب کی تقاریر ہوں گی۔ آریہ سماج نے جو اعتراضات اپنے جلسہ میں اسلام پر کئے تھے ان کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے گا۔ بیرونجات کے احباب سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوکر جلسہ کی رونق کو بڑھائیں گے۔ قیام وطعام کا انتظام جماعت احمدیہ وزیر آباد کرے گی البتہ دوست موسم کے لحاظ سے بستر کا انتظام خود فرمائیں۔

مہتمم نشر واشاعت

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ جون مسٹر چرچل آج تیسرے پہر برطانوی پارلیمنٹ میں تقریر کریں گے۔ خیال ہے کہ آج آپ کل رات سے بھی زیادہ زور کے ساتھ لڑائی کو جاری رکھنے کا اعلان کریں گے۔ فرانس کے ساتھ باقاعدہ سمجھوتہ کے بارے میں بھی آپ بیان دیں گے۔

فرانس کے متعلق گذشتہ بارہ گھنٹے سے کوئی خبر نہیں آئی۔ آج میونک میں مسولینی ہٹلر سے ملاقات کرے گا۔ تا فرانس کے سامنے شرائط پیش کرنے کے سوال پر غور کیا جا سکے۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے ایک براڈکاسٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ ابھی لڑائی بند کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ جب تک شرائط صلح پر دستخط نہیں ہو جاتے۔ لڑائی جاری رہے گی۔ جرمنی کی پیشکردہ شرائط اگر فرانس کے لئے باعث عزت نہ ہوئیں۔ یا اس کی آزادی پر اثر انداز ہونے والی ہوئیں۔ تو انہیں منظور نہیں کیا جائے گا۔ فرانس میں لڑائی اب بھی ہو رہی ہے۔ گو فرانسیسی فوجوں کی حالت سخت خطرناک ہے۔ فرانس کا بحری بیڑہ ابھی تک صحیح وسالم ہے۔ اور ہوائی بیڑہ بھی کافی طاقتور ہے۔

نیوزی لینڈ میں جبری بھرتی کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ شمالی روڈیشیا میں ایک قانون نافذ کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے ہر شخص کے لئے قومی خدمت لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ کینیڈا میں گولہ بارود بنانے کے کارخانے اب بہت زیادہ زور سے کام کریں گے۔

کل رات ماسکو کے جرمن سفیر نے روس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ لتھونیا اور ستھونیا میں روسی فوجوں کی تعداد بڑھائی جا چکی ہے

لکھنو ۱۸ اپریل۔ نواب صاحب چھتاری نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ دنیا کی آزادی کی حفاظت کے کام میں برطانیہ کی مدد کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔

لاہور ۸ اپریل۔ آج شام یہاں جنگی بورڈ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ گورنر

پنجاب اس کی صدارت کے لئے شملہ سے آگئے ہیں۔ سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم بھی بمبئی سے آگئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے گو وار کمیٹیوں میں شرکت کی ممانعت کر دی ہے۔ مگر پنجاب اور بنگال کے وزراء اعظم کو اس کی اجازت دیدی ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ برلن سے ریڈیو کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہٹلر فرانس کی صلح کی تجویز کو اسی صورت میں مان سکتا ہے۔ جب وہ پورے طور پر حکومت جرمن کے ساتھ ہتھیار ڈال دے۔ اس کے مقابلہ میں حکومت فرانس کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ فرانس کوئی ایسی شرط نہیں مان سکتا۔ جس میں تذلیل پائی جاتی ہو۔ ساتھ ہی ایک براڈکاسٹ اعلان میں حکومت فرانس نے اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ فرانس کی گورنمنٹ نے لڑائی بند کر دینے کا کوئی اعلان نہیں کیا۔ اور یہ لڑائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک شرائط کا اطمینان بخش طریق پر تصفیہ نہیں ہو جاتا۔ اگر شرائط میں فرانس کی عزت کو ملحوظ نہ رکھا گیا۔ اور اس کی آزادی کو سلب کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو فرانس کی حکومت اور فرانس کے تمام باشندے اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے لڑائی جاری رکھیں گے۔ فرانس میں اب بھی جرمنی سے لڑائی جاری ہے گو حالات سخت نازک ہیں۔ البتہ فرانس کا ہوائی بیڑہ صحیح سلامت ہے

لنڈن ۱۸ جون آج میونک میں ہٹلر اور مسولینی کے درمیان ملاقات ہوئی۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ فرانس کی صلح کی تجویز کے متعلق ان دونوں نے کیا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ کل مصر کے برطانوی سفیر نے شاہ فاروق سے لڑائی کی موجودہ صورت حالات کے متعلق بات چیت کی۔ شاہ فاروق اسکندریہ سے قاہرہ تشریف لے گئے ہیں۔ جہاں وہ اپنے وزراء سے بات چیت کریں گے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ برطانیہ کی امداد کے لئے کینیڈا میں نئی قسم کی توپیں تیار کرنے والے کارخانے سرگرم عمل ہیں۔ نیوزی لینڈ میں جبری بھرتی کا حکم نافذ ہو چکا ہے۔ اور آسٹریلیا میں ان انگریز یتیم بچوں کی پرورش کا مناسب انتظام کر دیا گیا ہے۔ جن کے ماں باپ اس جنگ میں مارے گئے

بمبئی ۱۸ جون۔ آج پولیس نے تیتھوال کے قریب جرمنوں کو گرفتار کر لیا۔

لنڈن ۱۸ جون حکومت برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس نے جرمنی کے ۸ لاکھ ۶۵ ہزار ٹن۔ اور اٹلی کے ۲ لاکھ ۳۰ ہزار ٹن کے تجارتی جہاز برباد کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۸ جون نیویارک کے اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکہ میں پولیس نے ایک نازی سازش کا انکشاف کیا ہے۔ اس کے قلع قمع کے لئے پارلیمنٹ کا ایک خفیہ اجلاس ہونے والا ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ لنڈن میں ان افواہوں کو کوئی وقعت نہیں دی جا رہی۔ کہ برطانیہ کی توپیں دشمن کے ٹینکوں کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں۔ اس کے مقابلہ میں کہا جاتا ہے کہ فوجی حلقے نہایت یقین کے ساتھ اس بات پر قائم ہیں۔ کہ ہماری توپیں جب میدان جنگ میں استعمال کی گئیں۔ تو انہوں نے دشمن کے ہر قسم کے ٹینکوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔

بمبئی ۱۸ جون بمبئی میں ہندوستانی

ریاستوں کے وزراء کا جلسہ آج ختم ہو گیا۔ جلسہ میں اس بات پر غور کیا گیا۔ کہ ہندوستانی ریاستیں موجودہ جنگ میں حکومت برطانیہ کو کس طرح زیادہ سے زیادہ مدد دے سکتی ہیں اسی طرح ریاستوں کے اندرونی امن کے قیام کی تجاویز پر بھی غور کیا گیا۔ بہت غور و فکر اور بحث وتمحیص کے بعد وزراء نے فیصلہ کیا۔ کہ برطانیہ کے سیاسی اور اقتصادی اور زرعی تغیرات چونکہ ریاستوں پر یکساں طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ برطانیہ سے مل کر لڑائی کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔

لاہور ۱۸ جون ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے آج جنگی بورڈ کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنجاب کے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ انہیں اپنی پرانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے لڑائی میں ویسے ہی کار ہائے نمایاں دکھانے چاہئیں۔ جیسے انہوں نے گذشتہ جنگ میں دکھائے۔ گورنر بہادر نے یہ بھی بتایا کہ۔ لاہور۔ امرتسر۔ راولپنڈی اور ملتان میں ٹریٹوریل بٹالین قائم کی جائے گی۔ تاکہ عام شہری بھی ہندوستان کے بچاؤ کے انتظامات میں حصہ لے سکیں۔

کلکتہ ۱۸ جون۔ بنگال کے جنگی بورڈ کا پہلا جلسہ جمعرات کو ہوگا۔ وزیر اعظم بنگال جلسہ میں شامل ہونے کے لئے دارجلنگ سے کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں۔

کراچی ۱۸ جون صوبہ سندھ میں جنگی بورڈ کا پہلا اجلاس ۲۸ جون کو ہوگا۔ جیکب آباد۔ لاڑکانہ اور بعض دوسرے اضلاع میں بھی جنگی کمیٹیاں قائم کی جائیں گی۔

کلکتہ ۱۸ جون۔ آج کلکتہ کے سٹیٹسمین کے ایڈیٹر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو بہت جلد درجہ نوآبادیات دے دینا چاہئیے۔ اگر گورنمنٹ پوری طرح کوشش کرے تو مسٹر گاندھی اور مسٹر جناح دونوں

اراضیات سندھ کے لئے مینیجر کی ضرورت

دفتر ایم - این سنڈیکیٹ قادیان کو اراضیات سندھ کے لئے ایک لائق تجربہ کار اور زمینداری کام سے بخوبی واقف مخلص احمدی مینیجر کی ضرورت ہے - مقامی پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق ضروری ہوگی - محکمہ مال اور نہر کے پنشنر اصحاب کو ترجیح دی جائیگی تنخواہ حسب لیاقت ملے گی -

خاکسار بشیر احمد

سیلان

کی وجہ سے اگر آپ کے گھر میں اولاد نہ ہوتی ہو تو ہماری سیلان کی مجرب المجرب دوائی استعمال کر کے حکیم حقیقی کی حکمت کامل کا مشاہدہ کریں - قیمت دو روپے ۸؍ محصولڈاک ۸؍

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

احمدیت کی ننھی کتاب باتصویر قیمت صرف ۲؍ علاوہ محصولڈاک

یہ کتاب ننھے احمدی بچوں میں ابتدا سے ہی احمدیت سکھانے کیلئے لکھی گئی ہے - نہایت آسان الفاظ اور خوبصورت تصاویر اس کی مقبولیت کا سب سے زبردست ثبوت یہ ہے - کہ صرف پندرہ دن میں ایک ہزار ایکسو کتب فروخت ہو چکی ہیں - قیمت بھی نہ ہونے کے برابر ہے یعنی صرف ۲؍ علاوہ محصولڈاک آج ہی ۲؍ کے ٹکٹ ارسال کر کے منگوا لیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا -

احمدیت کی پہلی کتاب باتصویر قیمت صرف ۳؍ علاوہ محصولڈاک

(دوسرا شاندار ایڈیشن) (منظور شدہ نظارت تعلیم و تربیت قادیان)

اس کا پہلا ایڈیشن صرف دو ماہ میں ختم ہو گیا - دوسرے ایڈیشن میں سے صرف ایک ماہ میں تین سو کتب فروخت ہو چکی ہیں - یہ کتاب احمدیہ سکولوں میں چوتھی کلاس کے لئے بطور کورس کے منظور ہو چکی ہے - اس پر بڑے بڑے بزرگوں نے ریویو کئے ہیں مثلاً **حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب** پرنسپل جامعہ احمدیہ ارشاد فرماتے ہیں :- "اسلام نے زمانہ بچپن کی تربیت کو نہایت اہم قرار دیا ہے - بچے کے پیدا ہونے پر اس کے کان میں اذان دیجاتی ہے - تا بچہ کا "اَن کانشش مائنڈ" اسلام کے بنیادی اصولوں سے بے ہوشی کے زمانہ میں ہی واقف ہو جائے والدین اور اساتذہ کو بھی اسلام یہ ہدایت دیتا ہے - کہ وہ بچوں کو بچہ سمجھ کر ان سے بے رخی نہ کریں - بلکہ ان کی تربیت کا ہر طرح سے خیال رکھیں - تا وہ کسی پہلو سے بھی غیر مہذب نہ رہ جائیں والدین اور مربیوں پر اسلام نے جو یہ فرض عاید کیا ہے - اس کو ادا کرنے کی خواہش ہر مومن رکھتا ہے - مگر ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا - کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت باقاعدگی کے ساتھ اور بہترین رنگ میں کر سکے جب تک ایک حد تک اسے اس بارے میں کوئی رہنمائی نہ کی جائے - اس رہنمائی کا ایک طریقہ یہ بھی ہے - کہ بعض باہمت انسان بچوں کے لئے بعض کتب بھی لکھتے رہیں - ایسی ہی کتب میں سے "احمدیت کی پہلی کتاب" مصنفہ اسلم صاحب ہے - اور مجھے وثوق ہے - کہ احمدی بچوں کی تربیت میں یہ کتاب بہت ممد و معاون ہو سکتی ہے - اللہ تعالیٰ اسلم صاحب کو جزائے خیر دے -"

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ارشاد فرماتے ہیں -

"اسلم صاحب نے اپنی تصنیف "**احمدیت کی پہلی کتاب**" کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا ہے تھوڑے ہی عرصہ میں دوسرے ایڈیشن کا نکل جانا کتاب کی مقبولیت کی بڑی دلیل ہے - اس میں تمام ابتدائی اور اصولی مسائل اسلام کو نہایت آسان طریقہ سے بچوں کے ذہن نشین کرایا گیا ہے - تمام احمدی بچوں کو یہ کتاب پڑھا دینا بہت مفید اور ضروری ثابت ہوگا"

قارئین باوجود کاغذ کی قیمت دگنی ہو جانے کے اس کی قیمت ۳؍ کر دی گئی ہے - محصولڈاک ۱؍ بس اپنی اولین فرصت میں ۴؍ کے ٹکٹ ارسال کر کے کتاب منگوا لیجئے -

رسالہ گل رعنا باتصویر یہ رسالہ قابل دید رنگین ٹائیٹل لکھائی چھپائی عمدہ اور خوبصورت تصاویر سے مزین ہے - ننھے احمدی بچوں کے لئے یہ ننھا تحفہ نہایت مفید رہیگا - اس کا سالانہ چندہ ایک روپیہ ہے - اور ماہوار شائع ہوا کریگا - نمونہ کی قیمت صرف ۲؍ آج ہی ۲؍ کے ٹکٹ ارسال کر کے نمونہ ملاحظہ کیجئے اور ایک روپیہ پیشگی بھیجکر خریدار بن جائیے -

ایک عیسائی کا خط اور اس کا جواب کچھ عرصہ ہوا کسی عیسائی کا خط ایک غیر احمدی نے شائع کیا تھا جو الفضل میں بھی شائع ہو چکا ہے - اس کے جواب کا ہم نے ہی پہلا قدم اٹھایا ہے - جو کہ نہایت نایاب تحفۂ تبلیغ ہے - ہر احمدی بھائی کو ایک روپیہ سینکڑہ کے حساب سے زیادہ سے زیادہ منگوا کر تقسیم کرنا چاہیئے

بچوں کی تربیت یہ کتاب صوبہ سی - پی و صوبہ سرحد میں بطور سپلیمنٹری ریڈر منظور ہو چکی ہے - حالانکہ کاغذ مہنگا ہو گیا - لیکن پھر بھی قیمت وہی یعنی ۸؍ علاوہ محصولڈاک ہے - اس کا دوسرا شاندار ایڈیشن بھی قریباً ختم ہونے والا ہے - بچوں کی تربیت کے لئے یہ کتاب مذہب و ملت کیلئے نہایت مفید

احمدیہ تبلیغی چارٹ یہ چارٹ بنام زندہ باد امیر المومنین چار رنگا نہایت خوبصورت قابل دید ہے - درمیان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شبیہ مبارک ہے - قیمت صرف ۲؍ علاوہ محصولڈاک

قاسمیہ کتاب ہوس ریلوے روڈ جالندھر شہر

قادیان میں ملنے کا پتہ :- بھائی شیر محمد صاحب احمدیہ بازار قادیان اور احمدیہ بک ڈپو قادیان